حیاتِ سعیدؒ ایک نظر میں

اس مضمون میں فقیہ النفس حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب پالن پوری ثم دیوبندی قدس سرہ سابق شیخ الحدیث وصدر المدرسین دار العلوم دیوبند کی سوانح حیات اور مختصر تعارف ہے، تفصیل ''حیات سعید'' (مؤلفہ: حضرت مولانا مفتی محمد امین صاحب پالن پوری دامت برکاتہم) میں ملاحظہ فرمائیں۔

مضمون نگار

مفتی مصطفیٰ امین پالن پوری ثم دیوبندی

معاون مرتب فتاوی دار العلوم دیوبند

ومالک مکتبہ: دار العرفان دیوبند

+91 98370 94598

فہرست مضامین

- پیش لفظ ۴
- مفتی سعید احمد صاحب پالن پوری کا تعارف ۶
- آپؒ کی بسم اللہ اور طفولیت کے اساتذہ ۷
- چھاپی اور پالن پور میں تعلیم اور آپؒ کے اساتذہ ۷
- مدرسہ مظاہر علوم میں تعلیم اور آپؒ کے اساتذہ ۸
- دارالعلوم دیوبند میں داخلہ اور آپؒ کے اساتذہ ۸
- دارالافتاء میں داخلہ وتقرّر اور حفظِ قرآن ۹
- مستحکم صلاحیت اور بشارتِ عظمی ۱۰
- آپ کا پہلا کم سن شاگرد رشید ۱۱
- راندیر میں آپ کا تقرّر اور تدریسی سفر کا آغاز ۱۱
- دارالعلوم دیوبند میں تقرّر اور مناصب جلیلہ ۱۲
- دارالعلوم دیوبند میں تعلیمی خدمات ۱۳
- دیگر اہم ذمہ داریاں ۱۴
- تصانیف اور شروحات پر ایک نظر ۱۵
- نظر ثانی اور اصلاح کردہ کتب کا تذکرہ ۱۸
- صدر جمہوریہ ایوارڈ ۱۹
- سحر آفریں خطابات اور دینی اسفار ۱۹

۞ بیعت وخلافت ۲۰
۞ زیارت حرمین شریفین اور سعادتِ حج ۲۰
۞ مثالی توکل اور سخاوت ۲۱
۞ موصوف کا لباس اور وضع قطع ۲۱
۞ قرآن کریم سے وارفتگی اور اس کے تئیں فکرمندی ۲۲
۞ مرحوم کے والدین ماجدین کا ذکر خیر ۲۳
۞ برادران اور ہمشیراؤں کا تذکرہ ۲۴
۞ نکاح اور آل وعیال کا تذکرہ ۲۵
۞ امراض اور علاج معالجہ ۲۹
۞ انعامی جلسہ میں آخری تقریر اور بخاری شریف کا آخری درس ۳۰
۞ ممبئی کا آخری سفر اور وفات حسرت آیات ۳۰
۞ تکفین وتدفین، نماز جنازہ اور آخری آرام گاہ ۳۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

الحمدُ للّٰہ و کفٰی و سلامٌ علٰی عبادہ الذّین اصطفٰی.

احقر کے تایا ابّاؒ، فقیہ النفس، مفسر قرآن، محدث کبیر، حضرت اقدس مولانا مفتی سعید احمد صاحب پالن پوری قدس سرہ سابق شیخ الحدیث وصدر المدرسین دار العلوم دیوبند کی حیات وخدمات پر بہت زیادہ لکھا جا چکا ہے اور بہت کچھ لکھا جائے گا، اور مجھ جیسے بے بضاعت اور حرف ناآشنا کی کیا مجال کہ تایا ابّاؒ کی زندگی پر کچھ لکھوں، مگر چوں کہ میرے رفیقِ درس جناب مولانا محمد غفران ساجد قاسمی صاحب چیف ایڈیٹر بصیرت میڈیا گروپ، میرے رفیقِ درس جناب مولانا عمر عابدین قاسمی مدنی صاحب فرزند حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب دامت برکاتہم العالیہ، میرے صدیق محترم مولانا مفتی محمد زکریا میر قاسمی صاحب مدرس عربی دار العلوم رام پورہ، سورت، میرے محسن دوست مفتی محمد مبین حیدر آبادی استاذ جامعہ اسلامیہ دار العلوم رحمانیہ، حیدر آباد اور مولانا مفتی محمد یونس صاحبان سابق معاونین مرتب فتاوی دارلعلوم دیوبند کے بار بار اصرار، نیز سوشل میڈیا اور واٹس ایپ پر گشت کرنے والی بعض تحریرات اور مضامین میں تایا ابّاؒ کے متعلق تاریخی باتوں اور اقارب واولاد کے ناموں میں کافی فرق اور تفاوت پائے جاتے ہیں، اور تایا ابّاؒ کے تلامذہ اور احباب تایا ابّاؒ کے احوال واقعی جاننے کی شدید خواہش بھی رکھتے ہیں؛ اس لیے تایا ابّاؒ کے احوال واقعی مختصر انداز میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

وضاحت: اس تحریر میں سب مضامین مختصر لیے گئے ہیں تو ہوسکتا ہے کہ صاحبِ ذوق خواہش مند قارئین کے لیے بہت سی باتیں اس مختصر مضمون میں تشنۂ تحریر نظر آئیں جن سے ان کی پیاس کی تڑپ اور فروزاں ہو؛ تو تفصیل کے واسطے آپ والد صاحب (حضرت اقدس مولانا مفتی محمد امین صاحب پالن پوری دامت برکاتہم العالیہ استاذ حدیث وفقہ ومرتب فتاوی دار العلوم دیوبند) کی تایا اباؒ کی حیات پر مفصل سوانح عمری ''حیات سعید'' کا مطالعہ فرمائیں۔

مصطفیٰ امین پالن پوری ثم دیوبندی عفا اللہ عنہ وعن والدیہ
معاون مرتب فتاوی دار العلوم دیوبند
فرزند اکبر حضرت حافظ مولانا مفتی محمد امین صاحب پالن پوری
استاذ حدیث وفقہ ومرتب فتاوی دار العلوم دیوبند
۱۱/ذی قعدہ ۱۴۴۱ھ=۳/جولائی ۲۰۲۰ء، بہ روز جمعہ

مفتی سعید احمد صاحب پالن پوری کا تعارف

ولادت اور مقام ولادت: تایا ابّاؒ کی صحیح تاریخ پیدائش محفوظ نہیں مگر ہمارے دادا ابّاؒ کی خریدی ہوئی زمین کے بیع نامہ کے کاغذات کی روشنی میں تخمینے سے ۱۳۶۰ھ = ۱۹۴۰ء میں آپؒ کی پیدائش ہوئی۔ اور آپؒ مضافات 'پالن پور' کی مشہور مسلم بستی 'کالیڑہ' (ضلع: بناس کانٹھا، شمالی گجرات) میں پیدا ہوئے، اسی آپ 'پالن پوری' کی نسبت سے مشہور ہیں۔

'پالن پور' ضلع 'بناس کانٹھا' کا مرکزی شہر اور ریلوے اسٹیشن ہے؛ اور اسی شہر سے تقریباً ۴۳ کلو میٹر کے فاصلے پر جنوب مشرق میں اس کی ایک مشہور بستی 'کالیڑہ' (Kaleda) واقع ہے؛ جہاں ایک عربی مدرسہ 'سلم العلوم' کے نام سے قائم ہے۔

واضح رہے آپؒ کے والدین کا رکھا ہوا نام صرف 'احمد' تھا، مگر جب آپ (۱۳۷۶ھ میں) مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور میں داخلہ لینے کے لیے تشریف لائے تو ازخود اپنا نام 'سعید احمد' تجویز فرما کر یہی نام مدرسہ مظاہر علوم میں درج کرایا، اسی وقت سے 'سعید احمد' آپ کا پورا نام ہو گیا، اور اسی نام سے آپ کو عالمی شہرت حاصل ہوئی۔

اصل وطنِ مولوف اور حالیہ مقامِ سکونت: دادا ابّاؒ بہ سلسلہ زمین داری 'کالیڑہ' سے 'ڈبھاڈ' تشریف لائے اور خریدی ہوئی زمین کے گرد و نواح میں نو آباد گاؤں 'مجاہد پورہ' میں رہائش اختیار کی؛ اس لیے اب رہائشی اعتبار سے آپؒ کا موجودہ وطن مالوف 'مجاہد پورہ'، قصبہ: 'ڈبھاڈ' (Dabhad)، وایا: 'کھیرالو' (Kheralu)، ضلع: 'مہسانہ' (Mahesana) ہے، اور یہ 'کالیڑہ' سے تقریباً ۴ کلو میٹر کے فاصلے پر جنوب مغرب میں واقع ہے۔

حالیہ مقام سکونت: محلّہ: اندرون کوٹلہ، دیوبند، ضلع: سہارن پور، اترّ پردیش، انڈیا۔
نام ونسب اور خاندان: پورا نام: سعید احمد بن یوسف بن علی جی بن جیوا (یحییٰ) بن نور محمد۔

خاندان اور برادری: آپ پالن پور کے مشہور خاندان: 'ڈُھکّا' سے ہیں، اور برادری: 'مومن' ہے؛ جو اپنی سادگی وصفائی، پاکیزگی و پرہیزگاری، دیانت داری و وفاداری، ذہانت وشجاعت، حق گوئی و بے باکی، حوصلہ مندی وخود اعتمادی، جسمانی قوّت و بیدار مغزی، صبر واستقامت اور تبلیغِ دین وتحصیلِ علم میں نمایاں کارناموں اور مخلصانہ سرگرمیوں کی وجہ سے غیر معمولی شہرت رکھتی ہے۔

آپؒ کی بسم اللہ اور طفولیت کے اساتذہ

جب تایا ابّاؒ کی عمر پانچ یا چھ سال کی ہوئی تو دادا ابّاؒ نے آپ کی بسم اللہ کرائی (میری بسم اللہ بھی دادا ابّاؒ نے ہی کرائی تھی) اور اس کے بعد آپ کو دادا ابّاؒ نے کالیڑہ کے مکتب میں داخل فرمایا تھا، جہاں آپؒ نے ناظرہ اور دینیات کی تعلیم سے اپنے آپ کو آراستہ فرمایا۔ آپؒ کے مکتب کے اساتذہ یہ ہیں:

۱) ...... حضرت مولانا داؤد صاحب چودھریؒ
۲) ...... حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب چودھریؒ
۳) ......اور حضرت مولانا ابراہیم صاحبؒ سابق شیخ الحدیث دار العلوم آنند

چھاپی اور پالن پور میں تعلیم اور آپؒ کے اساتذہ

اس کے بعد دار العلوم چھاپی میں جاکر اپنے ماموں مولانا عبد الرحمٰن صاحب شیرؒ اور دیگر اساتذہ کرام سے چھ ماہ تک فارسی کی ابتدائی کتب پڑھتے رہے، اور جب آپؒ کے ماموں چھاپی کی تدریس چھوڑکر اپنے گاؤں 'جونی سیندھنی' آنے لگے تو آپؒ بھی

اپنے ماموں کے ہمراہ آ گئے، اور یہیں چھ ماہ تک ان سے فارسی کی تعلیم حاصل کرتے رہے۔ فارسی کی تعلیم سے فارغ ہوکر حضرت مولانا محمد نذیر میاں صاحب پالن پوریؒ کے 'مدرسہ اسلامیہ عربیہ، پالن پور' میں داخل ہوکر حضرت مفتی محمد اکبر میاں صاحب پالن پوریؒ اور حضرت مولانا محمد ہاشم صاحب بخاری مہاجر مدنیؒ سے عربی کی ابتدائی اور شرح جامی تک کی تعلیم حاصل فرمائی۔

مدرسہ مظاہر علوم میں تعلیم اور آپؒ کے اساتذہ

۱۳۷۶ھ = ۱۹۵۷ء میں آگے کی مزید تعلیم حاصل فرمانے کے لیے 'مدرسہ مظاہر علوم، سہارن پور' میں داخلہ لیا۔ آپؒ کے مظاہر علوم کے اساتذہ یہ ہیں:

۱)......امام النحو والمنطق حضرت مولانا صدیق احمد صاحب جمویؒ

۲)......حضرت مولانا محمد یامین صاحب سہارن پوریؒ

۳)......حضرت مولانا یحییٰ صاحب سہارن پوریؒ

۴)......حضرت مولانا مفتی عبدالعزیز صاحب رائے پوریؒ

۵)......اور حضرت مولانا وقار علی صاحب بجنوریؒ

دارالعلوم دیوبند میں داخلہ اور آپؒ کے اساتذہ

۲۱ر شوال ۱۳۷۹ھ میں اعلیٰ تعلیم کے قصد سے ازہر ہند دارالعلوم دیوبند میں باضابطہ داخلہ لیا، اور دارالعلوم دیوبند کے سویں سال ۱۳۸۲ھ = ۱۹۶۲ء میں دورۂ حدیث کی تکمیل فرمائی، اور دارالعلوم جیسے عظیم الشان اسلامی مرکز کے سالانہ امتحان میں "فرسٹ پوزیشن فرسٹ ڈیوژن" سے کامیاب ہوئے، اور سالانہ امتحان میں دورۂ حدیث کی ممتحنہ دس کتبِ حدیث میں سے نو کتابوں میں آپؒ نے صدفی صد پورے پورے ۵۰/۵۰ نمبر سے کامیابی حاصل فرمائی تھی، صرف مسلم شریف میں ہی اُن کے ۴۵

نمبر آئے (اس وقت دارالعلوم میں فل نمبرات کی آخری حد ۵۰ تھی، اور اب ایک دہائی سے ۱۰۰ نمبر کردیے گئے ہیں) ——— اور دارالعلوم دیوبند میں تایا ابّاؒ نے جن حضرات اساتذہ سے پڑھا وہ درج ذیل ہیں:

۱) حضرت مولانا سیّد اختر حسین صاحب دیوبندیؒ
۲) حضرت مولانا بشیر احمد خان صاحب بلند شہریؒ
۳) حضرت مولانا سیّد حسن صاحب دیوبندیؒ
۴) حضرت مولانا عبد الجلیل صاحب کیرانویؒ
۵) حضرت مولانا اسلام الحق صاحب اعظمیؒ
۶) حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب دیوبندیؒ سابق مہتمم دارالعلوم دیوبند
۷) حضرت مولانا فخر الحسن صاحب مرادآبادیؒ
۸) حضرت مولانا محمد ظہور صاحب دیوبندیؒ
۹) فخر المحدّثین حضرت مولانا فخر الدین احمد صاحب مرادآبادیؒ
۱۰) امام المعقول والمنقول حضرت علامہ محمد ابراہیم صاحب بلیاویؒ
۱۱) مفتیٔ اعظم حضرت مولانا مفتی سیّد مہدی حسن صاحب شاہ جہاں پوریؒ
۱۲) حضرت شیخ محمود عبد الوہّاب محمود صاحب مصری ازہریؒ
۱۳) حضرت مولانا عبد الاحد صاحب دیوبندیؒ
۱۴) اور حضرت مولانا نصیر احمد خاں صاحب بلند شہریؒ (سنہ ۲۰۰۰ء میں ہمیں حضرت مولانا نصیر احمد خاں صاحبؒ سے بخاری شریف اوّل پڑھنے کی سعادت ملی)

دارالافتاء میں داخلہ وتقرّر اور حفظِ قرآن

فراغت کے بعد ۱۳۸۲ھ-۱۳۸۳ھ کے تعلیمی سال تکمیلِ افتاء میں زیرِ تعلیم رہے، اور مفتیٔ اعظم حضرت مولانا مفتی سیّد مہدی حسن صاحب شاہ جہاں پوریؒ کی نگرانی میں

کتبِ فتاوی کا مطالعہ اور فتوی نویسی کی تمرین فرماتے رہے۔ اور اسی سال تایا ابّاؒ نے حضرت شیخ محمود عبدالوہّاب محمود صاحب مصری ازہریؒ کے پاس کلام پاک کے حفظ کا بھی آغاز فرمایا۔

مستحکم صلاحیت اور بشارتِ عظمی

۱۳۸۳ھ میں حضرت مفتی سیّد مہدی حسن صاحبؒ کے علیل ہوکر اپنے وطن شاہ جہاں پور چلے جانے کی وجہ سے دارالافتاء کے لیے ایک نئے مفتی حضرت مولانا مفتی محمود حسن صاحب نانوتویؒ کا تقرّر عمل میں آیا تھا تو ان کے تعاون کے لیے تایا ابّاؒ کا معین مفتی کی حیثیت سے تقرّر ہوا، چنانچہ آپؒ نے اپنی مستحکم مہارت و جید صلاحیت سے حضرت مولانا مفتی محمود حسن صاحب نانوتویؒ کے تعاون اور حسنِ کارکردگی کا ایسا ثبوت پیش فرمایا کہ مفتی محمود حسن صاحبنا نوتویؒ نے حضرت قاری محمد طیب صاحبؒ سابق مہتمم دارالعلوم دیوبند سے سنہ۱۳۸۴ھ کے اواخر میں آپ کے باقاعدہ تقرّر کی سفارش فرمائی، حضرت قاری صاحبؒ نے مفتی صاحب کی اس درمندانہ سفارش کو پُر خلوص توجّہ سے سرفراز فرماتے ہوئے آپ کے تقرر کے حوالہ سے حضرت قاری صاحبؒ نے افتاء کمیٹی کے نام ایک تحریر بھی جاری فرمائی جس کو بعض احباب نے کارروائی کے لیے آگے نہیں بڑھنے دیا اور اس طرح تایا ابّاؒ کا باقاعدہ دارالافتاء میں تقرّر ہوتے ہوتے رہ گیا۔ جب اس قصہ کی اطلاع حضرت علامہ بلیاویؒ صاحب کو ہوئی تو اس سے آپ کو قلبی صدمہ پہنچا، اس پر حضرت علامہؒ نے تسلی دیتے ہوئے تایا ابّاؒ کو فرمایا: ’’مولوی صاحب! گھبراؤ نہیں؛ اس سے اچھے آؤ گے‘‘۔ بحمداللہ یہ پیشین گوئی نو (۹) سال بعد صادق آئی، اور آپ پورے اعزاز کے ساتھ دارالعلوم دیوبند میں باضابطہ درس و تدریس کے لیے بلالیے گئے۔ سید صادق حسین کاظمی کشمیریؒ نے کیا خوب کہا ہے:

تو سمجھتا ہے: حوادث ہیں ستانے کے لیے — یہ ہوا کرتے ہیں ظاہر آزمانے کے لیے
تندیٔ بادِ مخالف سے نہ گھبرا اے عقاب! — یہ تو چلتی ہے تجھے اُونچا اُڑانے کے لیے

آپ کا پہلا کم سن شاگرد رشید

جیسا کہ اوپر گزرا؛ ۱۳۸۲ھ-۱۳۸۳ھ کے تعلیمی دورانیہ میں آپ ایک طرف کتبِ فتاوی کا مطالعہ اور فتوی نویسی کی تمرین کے ساتھ ساتھ خود قرآن کریم کو حفظ کرنے میں بھی پورے انہاک سے مصروف تھے، اس کے باوجود دوسری طرف احقر کے والد صاحب (حضرت مولانا مفتی محمد امین صاحب پالن پوری) کو بھی قرآن پاک حفظ کراتے تھے، حتی کہ ان امور میں ایسے لگے کہ رمضان المبارک ۱۳۸۳ھ میں بھی وطن نہ جا سکے، مزید برآں بعد رمضان اپنے چھوٹے بھائی مولانا عبدالمجیدؒ کو بھی فارسی پڑھانے کے لیے دیوبند بلا لیا اور فارسی کی کئی کتب از خود ان کو پڑھائیں۔

اللہ کی توفیق سے ہمیں تایا ابّاؒ سے سال ۱۴۲۱ھ-۱۴۲۰ھ = ۲۰۰۰ء میں ترمذی شریف اوّل مکمل اور طحاوی شریف کی کتاب الطہارۃ پڑھنے کی سعادت حاصل ہوئی، اور بچپن میں آپ کے فرزند حافظ قاسم احمد زید مجدہ کے ساتھ کریما سعدی، آمدن سی لفظی اور پند نامہ بھی آپ سے پڑھیں، نیز ہندی اور انگریزی کی ابتدائی تعلیم بھی آپ سے حاصل کی۔ **الحمد للّٰہ علیٰ ذٰلک**

راندیر میں آپ کا تقرّر اور تدریسی سفر کا آغاز

جب دارالعلوم دیوبند میں آپ کا تقرّر نہ ہو سکا تو حضرت علامہ محمد ابراہیم بلیاویؒ صاحب کے توسُّط سے دارالعلوم اشرفیہ راندیر (سورت) میں درجۂ علیا کے استاذ کی حیثیت سے آپ کا تقرّر ہوا، پھر آپ اپنے چھوٹے بھائیوں مولانا عبدالمجید صاحبؒ میرے والد صاحب اور مولانا حبیب الرحمٰن صاحب کو اپنے ہمراہ لے کر راندیر تشریف لے گئے، اور پورے ۹ سال (ذی قعدہ ۱۳۸۴ھ-تا-شعبان ۱۳۹۳ھ) کے تعلیمی دورانیہ میں دارالعلوم اشرفیہ راندیر میں رہ کر تفسیر، حدیث، فقہ اور عقائد کی مختلف کتابیں

پڑھائیں، اور تدریس کے ساتھ اردو و عربی زبان میں چند مفید کتب بھی تالیف فرمائیں۔

دارالعلوم دیوبند میں تقرّر اور مناصب جلیلہ

شعبان ۱۳۹۳ھ = اگست ۱۹۷۳ء کی مجلس شوری میں حضرت مولانا محمد منظور نعمانی صاحبؒ نے عربی درجات کے لیے تایا ابّاؒ کا نام پیش فرمایا تھا، بحمد اللہ اسی مجلس میں اراکینِ شوری نے تایا ابّاؒ کا بہ حیثیت استاذ عربی تقرّر فرمایا، اور شعبان ہی میں آپ کو اس خوش خبری کی اطلاع ملی تو رمضان المبارک کے بعد ہی دارالعلوم دیوبند میں تدریسی فرائض انجام دینے کے لیے تشریف لے آئے، اور شوال (۱۳۹۳ھ = نومبر ۱۹۷۳ء) سے تدریسی خدمت کا آغاز فرمایا، اور زندگی کے آخری لمحات تک تدریس کا حق ادا فرماتے رہے، اور دارالعلوم دیوبند کی شیخ الہند لائبریری کے تہ خانہ میں عشاء کے بعد ۲۲-۲۳ رجب ۱۴۴۱ھ بدھ اور جمعرات کی درمیانی شب میں دورۂ حدیث کے پندرہ سو (۱۵۰۰) طلبہ کو بخاری شریف کا آخری درس دیا۔

شوال ۱۳۹۳ھ سے ۱۴۳۰ھ کے تعلیمی سال کے ختم تک ۳۶ سال پر محیط تعلیمی دورانیہ میں مختلف کتب کے اسباق آپ کے ذمہ رہے، حتی کہ مجلس تعلیمی نے ایک تجویز میں ۱۷/ ربیع الاوّل ۱۴۲۹ھ بدھ سے بخاری شریف اوّل کا درس بھی آپ کے ذمّے کر دیا، بعدہ شعبان ۱۴۲۹ھ کی مجلس شوری نے اس تجویز کی توثیق فرمادی اور ساتھ میں شیخ الحدیث اور صدر المدرسین کے مناصب جلیلہ پر بھی آپ کو فائز فرمایا، تب سے ۱۴۴۱ھ = ۲۰۲۰ء کے تعلیمی سال کے اختتام تک کل ۱۳ مرتبہ مکمل بخاری شریف اوّل کا درس دیا، اور بہ حیثیت عہدۂ صدر المدرسین کے دارالعلوم دیوبند کی مجلس شوری کے رکن بھی رہے۔

سرِ بزمِ تدریس؛ دیکھا ہر اِک نے ❁ ترے سر پہ ؛ سایہ فگن فضلِ باری
ہر اِک طالبِ علم کی آرزو تھی ❁ تمہی سے پڑھے؛ جامعہ میں بخاری
دل و جاں سے شیدا ہے، ہر طالبِ دیں ❁ بخاری کی تقریر سن کر تمہاری

دار العلوم دیوبند میں تعلیمی خدمات

شوال/ سنہ۱۳۹۳ھ سے وفات تک تایا ابا نے دار العلوم دیوبند میں جو کتابیں پڑھائیں ان کی تفصیل سنہ وار درج ذیل ہے:

سنہ۹۴-۱۳۹۳ھ میں: مسلم الثبوت، ہدایہ اول، سلم العلوم، ہدیہ سعیدیہ، جلالین شریف نصف اوّل مع الفوز الکبیر، ملاحسن۔

سنہ۹۵-۱۳۹۴ھ میں: مسلم الثبوت، شرح عقائد جلالی، ملاحسن، جلالین شریف نصف ثانی مع الفوز الکبیر۔

سنہ۹۶-۱۳۹۵ھ میں: مسامرہ، دیوان متنبّی، میبذی، تفسیر بیضاوی پارہ ۲۱ تا ۲۵۔

سنہ۹۷-۱۳۹۶ھ میں: دیوان متنبّی، تفسیر بیضاوی پارہ ۲۶ تا ۳۰، ملاحسن، مشکاۃ شریف (عارضی)

سنہ۹۸-۱۳۹۷ھ میں: مشکاۃ شریف جلد ثانی مع شرح نخبۃ الفکر، حسامی (باب القیاس) ملاحسن، دیوانِ حماسہ، سبعہ معلقہ، ہدایہ ثانی، موطا امام مالک۔

سنہ۹۹-۱۳۹۸ھ میں: دیوان حماسہ، سبعہ معلقہ، بیضاوی شریف سورۂ بقرہ، مشکاۃ شریف جلد ثانی مع شرح نخبۃ الفکر، تفسیر مظہری پارہ ۱۶ تا ۲۰، موطا امام مالک، سراجی، نسائی شریف۔

سنہ۱۴۰۰-۱۳۹۹ھ میں: مشکاۃ شریف جلد ثانی مع شرح نخبۃ الفکر، بیضاوی شریف پارہ ۲۱ تا ۲۵، دیوان حماسہ، سبعہ معلقہ، موطا امام مالک، سراجی۔

سنہ۰۱-۱۴۰۰ھ میں: مشکاۃ شریف جلد اوّل مع شرح نخبۃ الفکر، بیضاوی شریف پارہ ۲۶ تا ۳۰، تفسیر مدارک پارہ ۶ تا ۱۰، سراجی، موطا امام محمد۔

سنہ۰۲-۱۴۰۱ھ میں: ترمذی شریف جلد اوّل، بیضاوی شریف سورۂ بقرہ، ابوداؤد شریف، بخاری شریف جلد ثانی، موطا امام مالک، موطا امام محمد۔

سنہ ۰۳-۱۴۰۲ھ میں: ترمذی شریف جلد اوّل، بیضاوی شریف سورۂ بقرہ، مسلم شریف جلد اوّل، مقدمہ ابن صلاح، رشیدیہ، ابن ماجہ شریف۔

سنہ ۰۴-۱۴۰۳ھ میں: ترمذی شریف جلد اوّل، بیضاوی شریف سورۂ بقرہ، ہدایہ رابع، طحاوی شریف۔

سنہ ۰۵-۱۴۰۴ھ میں: ترمذی شریف جلد اوّل: بیضاوی شریف سورۂ بقرہ، ہدایہ ثالث، بخاری شریف جلد اوّل، طحاوی شریف۔

سنہ ۰۶-۱۴۰۵ھ میں: ترمذی جلد اوّل، تفسیر القرآن، ہدایہ رابع، طحاوی شریف۔

سنہ ۰۷-۱۴۰۶ھ میں تلخیص الاتقان، ترمذی جلد اوّل، ہدایہ رابع، طحاوی۔

سنہ ۰۸-۱۴۰۷ھ میں: ترمذی شریف جلد اوّل، ہدایہ رابع، طحاوی، حجۃ اللہ البالغہ۔

سنہ ۰۹-۱۴۰۸ھ میں: ترمذی شریف جلد اوّل، ہدایہ رابع، طحاوی، حجۃ اللہ البالغہ۔

سنہ ۱۰-۱۴۰۹ھ میں: ترمذی جلد اوّل، ہدایہ ثالث، طحاوی، حجۃ اللہ البالغہ۔

سنہ ۱۴۱۰ھ سے ۱۴۲۸ھ تک ترمذی شریف جلد اوّل، حجۃ اللہ البالغہ اور طحاوی شریف پڑھاتے رہے۔

سنہ ۱۴۲۹ھ اور ۱۴۳۰ھ میں بخاری شریف جلد اوّل اور ترمذی شریف جلد اوّل پڑھائیں۔

سنہ ۱۴۳۱ھ سے ۱۴۴۱ھ تک بخاری شریف جلد اوّل پڑھاتے رہے۔

دیگر اہم ذمہ داریاں

درس وتدریس کے ساتھ ۱۳۹۵ھ میں تایا ابّاؒ کے ذمے دار الافتاء کی نگرانی بھی رہی، اور اسی طرح ۱۴۰۲ھ=۱۹۸۲ء میں تایا ابّاؒ اور والد صاحب نے دار الافتاء کی نگرانی اور فتوی نویسی کی خدمات انجام دیں۔ —— نیز مجلس تحفّظ ختم نبوّت کے قیام سے آخری دم تک آپ اس شعبہ کے ناظم اعلی رہے۔ الغرض سب مفوّضہ ذمہ داریاں آپ

بہ حسن وخوبی سنبھالتے رہے، اور دارالعلوم دیوبند کی پیش کش کے باوجود اُن کا اضافی الاؤنس لینے سے انکار فرمادیا۔

تصانیف اور شروحات پر ایک نظر

تایا ابّاؒ نے درس وتدریس اور مذکورہ بالا خدمات کے ساتھ ساتھ تصنیف وتالیف کے میدان میں بھی گراں قدر خدمات انجام دیں اور آپ نے ایک عظیم علمی سرمایہ تصانیف کی شکل میں چھوڑا ہے؛ جو تشنگانِ علوم کے لیے یقیناً سامانِ تسکین ہے، اور ان شاء اللہ انمول تصانیف کی وجہ سے آپ کا نام صفحاتِ دَہر پر زندۂ جاوید رہے گا اور جو آثارِ علوم چھوڑ کر دُنیا سے گئے ہیں وہ بہ طور باقیات صالحات ہمیشہ ان کی سعید روح کے واسطے اجر وثواب بڑھاتے رہیں گے، اور آپ کی بہت سی تصانیف دارالعلوم دیوبند سمیت کئی مدارس میں شاملِ نصاب ہیں، اس لیے جو تالیفات، شروحات، افادات اور تقاریر خالص آپ کی ہیں؛ استفادۂ عام کے لیے ذیل میں ان کا اجمالی تعارف پیش خدمت ہے:

نمبر	اسمائے کتب	قیمت
۱	تفسیر ہدایت القرآن (اُردو، ۸ جلدیں)	1920/=
۲	الفوز الکبیر (تعریب جدید)	40/=
۳	العون الکبیر عربی شرح الفوز الکبیر	120/=
۴	رحمۃ اللہ الواسعہ اردو شرح حجۃ اللہ البالغہ (۵ جلدیں)	1450/=
۵	کامل برہانِ الٰہی تلخیص رحمۃ اللہ الواسعہ (اردو، ۴ جلدیں)	500/=
۶	حجۃ اللہ البالغہ پر عربی حاشیہ (۲ جلدیں)	500/=
۷	تحفۃ القاری اُردو شرح صحیح البخاری (۱۲ جلدیں)	2650/=
۸	تحفۃ الالمعی اُردو شرح جامع الترمذی (۸ جلدیں)	1850/=

۹	مقدمہ تحفۃ الالمعی (وحی کی اقسام اور تاریخِ تدوینِ حدیث)	......
۱۰	شرح علل الترمذی عربی شرح کتاب العلل للترمذیؒ	20/=
۱۱	شرح علل الترمذی اردو (یہ تحفۃ الالمعی جلد اوّل میں شامل ہے)	......
۱۲	زبدۃ الطحاوی عربی شرح معانی الآثار للطحاویؒ	50/=
۱۳	شمائل النبی صلی اللہ علیہ وسلم اردو (یہ تحفۃ الالمعی جلد ہشتم کے آخر	میں ہے)
۱۴	فیض المنعم اردو شرح مقدمۂ مسلم شریف	60/=
۱۵	ایضاح المسلم اوّل اردو شرح مسلم شریف (کتاب الایمان)	230/=
۱۶	تحفۃ الدرر اردو شرح نخبۃ الفکر	30/=
۱۷	حیاتِ امام ابوداؤد رحمہ اللہ (سوانح/تعارف)	20/=
۱۸	حیاتِ امام طحاوی رحمہ اللہ (سوانح/تعارف)	20/=
۱۹	مشاہیر محدثین وفقہاء کرام وتذکرۂ راویانِ کتبِ حدیث	20/=
۲۰	تسہیل ادلۂ کاملہ، مصنفہ: حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ تعالیٰ	90/=
۲۱	تحقیق وتعلیق ایضاح الادلہ، مصنفہ: حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ تعالیٰ	180/=
۲۲	حواشی امداد الفتاوی جلد اوّل (باقی جلدوں پر کام نہیں ہوا)	......
۲۳	ڈاڑھی اور انبیاء کی سنتیں	35/=
۲۴	حرمتِ مصاہرت (سسرالی اور دامادی رشتوں کے مسائل)	15/=
۲۵	کیا مقتدی پر فاتحہ واجب ہے؟ (توثیق الکلام مصنفہ نانوتویؒ کی شرح)	50/=
۲۶	آپ فتوی کیسے دیں؟ اُردو شرح عقود رسم المفتی للشامیؒ	60/=
۲۷	جلسۂ تعزیت کا شرعی حکم	20/=
۲۸	مبادئ الاصول فی اصول الفقہ (عربی متن)	20/=

۲۹	معین الاصول اردو شرح مبادیٔ الاصول	35/=
۳۰	مبادیٔ الفلسفہ (عربی متن)	15/=
۳۱	معین الفلسفہ اردو شرح مبادیٔ الفلسفہ	50/=
۳۲	ارشاد الفہوم اردو شرح سلم العلوم	100/=
۳۳	مفتاح التہذیب اردو شرح تہذیب المنطق	60/=
۳۴	آسان منطق (یہ تیسیر المنطق کی تہذیب ہے)	20/=
۳۵	وافیہ عربی شرح کافیہ	70/=
۳۶	ہادیہ اردو شرح کافیہ (مع مشقی سوالات)	100/=
۳۷	آسان نحو (مکمل دو حصے)	35/=
۳۸	آسان صرف (مکمل تین حصے)	55/=
۳۹	محفوظات (تین حصے) یہ آسان آیات واحادیث کا مجموعہ ہے	35/=
۴۰	آسان فارسی قواعد (مکمل دو حصے)	35/=
۴۱	اسلام تغیر پذیر دُنیا میں (یہ ۴ قیمتی مقالوں کا مجموعہ ہے)	20/=
۴۲	دین کی بنیادیں اور تقلید کی ضرورت	25/=
۴۳	عصری تعلیم (ضرورت/شرطیں/تدبیریں)	20/=
۴۴	علمی خطبات (دو حصے/قیمتی اور مفید تقریروں کا مجموعہ)	180/=
۴۵	مسئلہ ختم نبوت اور قادیانی وسوسے (مطبوعہ: مکتبہ دارالعلوم دیوبند)	15/=
۴۶	’افادات نانوتوی‘ / ماہنامہ الفرقان لکھنؤ میں شائع شدہ مضمون۔	نایاب ہے
۴۷	’افادات رشیدیہ‘ / ماہنامہ دارالعلوم دیوبند میں شائع شدہ مضمون۔	نایاب ہے

۴۸	مسلم پرسنل لا اور نفقۂ مطلقہ کا مسئلہ' / ۱۴۰۶ء میں دفتر اہتمام دار العلوم دیوبند سے شائع شدہ مضمون۔	یہ بھی اب نایاب ہے
۴۹	تعدد ازواج رسولؐ پر اعتراضات کا علمی جائزہ (اس کو کمال الدین شہاب قاسمی نے مرتب کر کے دار النشر ڈھاکہ سے شائع کیا تھا)	نایاب ہے

نظر ثانی اور اصلاح کردہ کتب کا تذکرہ

ان کے علاوہ تایا اباؒ نے متعدد کتابوں کی نظر ثانی فرمائی ہے اور حرف بہ حرف عرق ریزی سے ان کی اصلاح کی ہے اور قیمتی حواشی لکھے ہیں؛ وہ یہ ہیں:

نمبر	اسمائے کتب	قیمت
۱	آسان بیان القرآن (۵ جلدیں/تسہیل: مولانا عقیدت اللہ قاسمی)	1150/=
۲	فتاوی رحیمیہ جدید (۵ جلدیں/مفتی سید عبد الرحیم لاج پوریؒ)	1300/=
۳	باقیات فتاوی رشیدیہ (از: مولانا نور الحسن راشد کاندھلوی)	......
۴	مکمل ومدلل فتاوی دار العلوم دیوبند جلد اوّل تا چہارم وجلد ۱۳ تا ۱۸	1600/=
۵	مفتاح العوامل اردو شرح مأۃ عامل (شیخ فخر الدین احمد مرادآبادیؒ)	60/=
۶	گنجینۂ صرف اردو شرح پنج گنج (از: شیخ فخر الدین احمد مرادآبادیؒ)	60/=
۷	الخیر الکثیر اُردو شرح الفوز الکبیر (از: مفتی محمد امین پالن پوری)	170/=
۸	اصلاح معاشرہ (از: مولانا مفتی محمد امین صاحب پالن پوری)	90/=
۹	آدابِ اذان واقامت (از: مفتی محمد امین صاحب پالن پوری)	50/=
۱۰	رضا خانیت کا تعارف وتعاقب (از: مفتی محمد امین پالن پوری)	65/=
۱۱	طرازی اُردو شرح سراجی (از: مولانا مفتی اشتیاق احمد صاحب)	80/=

۱۲	مالا بہ منہ ترجمہ اردو (از: مولانا مفتی اشتیاق احمد صاحب)	70/=
۱۳	فقہی ضوابط، ۲ جلدیں (از: مفتی اسامہ صاحب پالن پوری)	370/=
۱۴	فقہی اصول (از: مولانا مفتی اسامہ صاحب پالن پوری)	140/=
۱۵	مسائل المیز ان (از: مولانا مفتی اسامہ صاحب پالن پوری)	100/=
۱۶	عون الغفّار تنویر الابصار کتاب الوقف کی اردو شرح (از: مولانا مفتی محمد مرشد قاسمی استاذ مسیح العلوم بنگلور)	20/=
۱۷	سوانح نذیری جدید (از: مولانا حکیم عبدالقیوم صاحب پالن پوریؒ)	زیرطبع

صدر جمہوریہ ایوارڈ

تایا ابا کو بھارت کی سابقہ راشٹر پتی پرتبھا دیوی سنگھ پاٹیل نے عربی میں علمی شغف اور مسلمہ قابلیت کی سند عطا کی تھی، جس کا متن درج ذیل ہے:

”میں بھارت کی راشٹر پتی پرتبھا دیوی سنگھ پاٹیل

سعید احمد

کو عربی میں علمی شغف اور مسلمہ قابلیت کے لئے یہ سند عطا کرتی ہوں۔

نئی دہلی ۱۹ر جون ۲۰۱۲ء“

یہی مضمون اوپر ہندی میں اور نیچے اردو میں درج ہے اور آخر میں راشٹر پتی (پرتبھا دیوی سنگھ پاٹیل) کے دستخط ہیں۔

سحر آفریں خطابات اور دینی اسفار

تایا ابّاؒ مذکورہ بالا تدریسی اور تصنیفی کام بہ حسن وخوبی جاری رکھتے ہوئے مُلک و بیرون مُلک کے دینی اسفار فرماتے رہتے تھے، چنانچہ چالیس (۴۰) سال سے تایا ابّاؒ

ہر سال رمضان المبارک میں، اور کبھی کبھی عید الاضحیٰ اور ششماہی کی تعطیل کلاں میں برطانیہ، کناڈا، امریکہ، افریقہ، قطر، بنگلہ دیش وغیرہ تشریف لے جاتے تھے، ایک دن میں متعدد تقریریں فرماتے تھے، خوفِ خدا، اطاعتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، فکرِ آخرت اور نیک اعمال پر اُبھارتے اور منکرات سے نہایت مؤثر انداز میں باز رہنے کی تلقین فرماتے رہتے تھے، آپ کے سحر آفریں خطابات کو سعادت مند سامعین بہت دلچسپی سے سنتے تھے، بہ ظاہر حضرتؒ کے بیانوں اور تقریروں میں نہ جوش وخروش ہوتا تھا، نہ ادیبانہ جملے نہ خطیبانہ ادائیں مگر افہام وتفہیم اور حکیمانہ اسلوب کے شہنشاہ تھے، اور سننے والا سراپا گوش بن جاتا تھا۔ شعر:

تمہی معدنِ علم، و جود و سخا ہو ❁ تمہارا جہاں بھر میں ہے فیض جاری

بیعت وخلافت

تایا اباؒ طالب علمی کے زمانے سے حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحبؒ اور حضرت مولانا مفتی مظفر حسین صاحب مظاہریؒ سے اجازتِ بیعت وارشاد سے بہرہ ور تھے، اور حضرت اقدس مولانا عبدالقادر صاحب رائے پوریؒ کی مجالس سے بھی فیض یافتہ تھے، نیز شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کے خلیفہ حضرت مولانا سید محمود صاحب پٹھیرویؒ کے واسطے سے بھی تایا اباؒ مجازِ بیعت و ارشاد تھے، دونوں بزرگوں کی سندِ اجازت والد صاحب کی کتاب 'حیات سعید' میں ہے۔

زیارت حرمین شریفین اور سعادتِ حج

تایا اباؒ متعدد بار زیارتِ حرمین شریفین اور سعادتِ حج سے بہرہ ور ہو چکے ہیں:

پہلا حج: ۱۴۰۰ھ=۱۹۸۰ء میں اپنی اہلیہ محترمہ کے ہمراہ پانی کے جہاز سے ادا فرمایا۔

دوسرا حج: ۱۴۰۶ھ=۱۹۸۶ء میں حضورؐ کی طرف سے حج بدل کی نیت سے ادا فرمایا۔

تیسرا حج: ۱۴۱۰ھ=۱۹۹۰ء میں سعودی وزارتِ حج واوقاف کی دعوت پر ادا فرمایا۔
چوتھا حج: ۱۴۲۳ھ=۲۰۰۲ء میں میرے والد صاحب اور مفتی حسین کے ساتھ کیا۔
اور چار عمرے کیے، پہلی بار شعبان المعظّم ۱۴۲۱ھ میں اہلیہ محترمہ کے ساتھ عمرہ کیا، دوسری مرتبہ محرم الحرام ۱۴۳۱ھ میں عمرہ کیا، تیسری مرتبہ ربیع الاوّل ۱۴۳۶ھ میں عمرہ کیا، اور چوتھی بار ربیع الاوّل ۱۴۳۹ھ میں عمرہ کیا۔

مثالی توکل اور سخاوت

تایا اباؒ بشارتِ باری تعالی ﴿وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهُ﴾ (سورہ طلاق: ۳) پر یقین سے سرشار تھے، یہی وجہ ہے کہ آپ نے ۱۴۲۴ھ سے دارالعلوم دیوبند سے تنخواہ لینا موقوف فرما دیا، اور دارالعلوم اشرفیہ راندیر سے لی ہوئی نو (۹) سال کی تنخواہ اور دارالعلوم دیوبند سے حاصل کی ہوئی بتیس (۳۲) سال کی تنخواہ کو بھی طیبِ خاطر سے واپس فرما دیا، اور پھر آپ نے تا حیات کسی دینی خدمت کا معاوضہ قبول نہ فرمایا، اور آپ کی سخاوت اور دریا دلی قابلِ رشک تھی، آپ اپنے اساتذہ واحباب، اعزہ واقارب تلامذہ وخدام کا خوب خیال رکھتے تھے اور ان کا بھرپور مالی تعاون فرماتے رہتے تھے، اور اپنی تصانیف کے سیٹ کے سیٹ احباب واصحاب کو ہدیہ کرتے رہتے تھے۔

موصوف کا لباس اور وضع قطع

تایا اباؒ ہمیشہ سفید لباس زیب تن فرماتے تھے، البتہ سردی کے موسم میں گرم کپڑے دوسرے رنگ کے ہوتے تھے، آپ ہمیشہ گول کرتا پہنتے تھے جو نصف پنڈلی تک ہوتا تھا اور اِزار قدرے نیچا ہوتا تھا، مگر ٹخنے سے اوپر، ٹوپی گول ہوتی تھی، مگر بازار میں جو ٹوپیاں ملتی ہیں ان کو استعمال نہیں کرتے تھے، گھر میں تائی اَمیؒ کی سلی ہوئی ٹوپی پہنتے تھے، تائی اَمی کی رحلت کے بعد بیٹی یا بہو کے ہاتھ کی سلی ہوئی ٹوپی پہنتے رہے، ٹوپی کے

اوپر کبھی سفید رومال ڈالتے تھے، کبھی عمامہ باندھتے، پھر اس پر سفید رومال ڈالتے تھے، مونچھیں بالکل پست ہوتی تھیں اور ڈاڑھی ایک مشت سے قدرے زائد، جب سے بالوں میں سفیدی ظاہر ہوئی آپ پابندی سے سر اور ڈاڑھی میں مہندی کا خضاب کرتے تھے اور وفات تک اس پر عمل پیرا رہے، اخیر عمر میں سر کے بال منڈواتے تھے، جوانی اور ادھیڑ عمر میں کان کی لوتک بال رکھتے تھے، جب نصف گردن تک پہنچ جاتے تو ترشواتے تھے، نصف گردن سے نیچے نہیں رکھتے تھے، نیز کھانے، پینے، اٹھنے بیٹھنے اور گفتگو وغیرہ امور میں سنت کا پورا خیال رکھتے تھے۔

قرآن کریم سے وارفتگی اور اس کے تئیں فکرمندی

تایا ابّاؒ کا دل قرآن کریم کی عظمت ومحبت سے سرشار تھا، چنانچہ سب سے پہلے آپ نے خود حفظ کیا، میرے والد صاحب (حضرت مولانا مفتی محمد امین صاحب) کو حافظ بنایا، اپنے چھوٹے بھائی مولانا حبیب الرحمٰن صاحب کو حافظ بنایا، اپنی اہلیہ محترمہ صاحبہ کو از خود حافظ بنایا، اپنے گیارہ بیٹوں، دو بیٹیوں اور دو پوتوں کو حافظ بنایا، اور تایا ابّاؒ کی ترغیب سے حفظِ قرآن کا یہ مبارک سلسلہ اکثر بہوؤں اور دیگر پوتوں حتی کہ نواسوں اور نواسیوں تک چلتا رہا، اور اب بھی جاری ہے۔

جب آپ قرآن کریم کی تلاوت فرماتے تو ایمانی حرارت دوبالا ہوئی جاتی، آپ فرمایا کرتے تھے کہ احکام کی آیات کو چھوڑ کر پورا قرآن ہر عام وخاص کے سمجھنے کے لیے بہت آسان ہے، اور تذکیر کے لیے قرآن سے بہتر کچھ بھی نہیں، بس ضرورت ہے کہ عوام میں عربی کی تعلیم عام کی جائے، اور قرآن کی عربی بہت آسان ہے، اللہ جلّ شانہٗ کا ارشاد ہے: ﴿وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ﴾ بس ٹھہر ٹھہر کر تدبُّر کے ساتھ پڑھنے کی ضرورت ہے۔ تایا ابّاؒ قرآن کریم اور اس کے مفاہیم سے عوام کی دوری پر بہت زیادہ تشویش کا اظہار کرتے رہتے اور فرماتے تھے کہ عربی پڑھے

ہوئے بھی قرآن سمجھ کر پڑھنے کی کوشش نہیں کرتے ہیں، لوگوں تک پیغامِ خداوندی پہنچانے کے تعلق سے آپ کا یہ طرزِ عمل اور تڑپ ہم سبھی کے لیے ایک لمحہ فکریہ ہے؟!

اللّٰھم اھدنا بالقرآن و نوّر قلوبنا بالقرآن و زیّن أخلاقنا بالقرآن.

مرحوم کے والدین ماجدین کا ذکرِ خیر

تایا اباؒ اور میرے والد صاحب کے ابا اور میرے دادا مشکاۃ تک پڑھے ہوئے تھے، اس لیے حرام مال بلکہ مشتبہ مال سے خود بھی پرہیز فرماتے تھے، اور اپنی اولاد کو بھی کلی اجتناب کرنے کی تاکید فرماتے تھے، اور ان کی تعلیم وتربیت کی فکر ہمیشہ آپ کو دامن گیر رہتی تھی، نماز پنج گانہ کے ایسے پابند تھے کہ کبھی ان کی کوئی نماز قضا نہیں ہوئی، ۱۹/ ذی قعدہ ۱۴۱۲ھ=۲۳/ مئی ۱۹۹۲ء کی شب میں تہجد کے لیے بیدار ہوئے تو آپ کو شدید گرمی لگی اور ٹھنڈک کے لیے غسل کیا، ابھی کپڑے بدل ہی رہے تھے کہ اچانک سینے میں درد شروع ہوا اور پورا بدن پسینہ سے تر بہ تر ہو گیا، اور اس اثنا میں چچاؤوں کی طرف سے ڈاکٹر کو بلانے کی تگ ودو ہونے لگی، تو دادا اباؒ نے فرمایا: ”ڈاکٹر کو بلانے کی ضرورت نہیں“ یہ کہہ کر تھوڑی دیر میں اللہ کو پیارے ہو گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

اسی طرح تایا اباؒ اور میرے والد صاحب کی والدہ محترمہ اور میری دادی امیؒ دین کی ضروری باتوں سے واقف، امور خانہ داری میں ماہر، نہایت سلیقہ مند، صابرہ شاکرہ عابدہ زاہدہ خاتون، اور نماز وروزے کی پابند تھیں۔ — ۱۰ محرم الحرام (۱۳۹۹ھ= دسمبر ۱۹۷۸ء میں جب راقم سطور کی عمر سوا دو سال کے قریب تھی) کا دادی امی نے روزہ رکھا، مغرب کے وقت روزہ افطار کیا اور نماز ادا کی، پھر سب گھر والوں کے ساتھ کھانا کھایا اور کچھ دیر آرام کیا، جب عشاء کا وقت ہوا تو میرے دادا اباؒ اور چچا جان مولانا عبدالمجید صاحب کو نماز کے لیے روانہ کیا، اور میری چھوٹی پھوپھی صاحبہ سارہ خاتون اپنی بچی حفصہ خاتون کو لے کے لیٹی ہوئی تھیں ان کو بھی عشاء کی نماز

پڑھنے کے لیے اٹھایا، سب دادی امی کی فکر سے نماز عشاء ادا کرنے میں مشغول ہوگئے، جب عشاء کی نماز پڑھ کر دادا ابّاؒ تشریف لائے تو دیکھتے ہیں کہ دادی امی کے بال چارپائی سے نیچے بے قاعدگی سے لٹک رہے ہیں، دادا ابّاؒ نے مکرّر سہ کرّر آوازیں دیں، مگر دادی امی نے کوئی جواب نہ دیا، جب دادا ابّاؒ نے بالوں کو ٹھیک کرنے کے لیے ہاتھ لگایا تو پتا چلا کہ دادی امی اللہ کی رحمت میں جا چکی ہیں، انا للہ وانا الیہ راجعون

اللہ تعالیٰ دادا ابّاؒ اور دادی امیؒ کی بال بال مغفرت فرمائیں، جنت الفردوس کا مکیں بنائیں اور اُن کی قبروں کو نور سے بھر دیں۔ آمین

برادران اور ہمشیراؤں کا تذکرہ

تایا ابّاؒ کے اُن سے بڑے ایک اخیافی (ماں شریک) بھائی، اور اُن سے چھوٹے چار حقیقی بھائی اور چار حقیقی بہنیں ہیں، کل وہ دس بھائی بہن ہیں؛ جن کے اسماء اور احوال مختصراً ذیل میں درج ہیں:

۱	اخیافی بڑے بھائی کا نام احمدؒ تھا، جن کا تقریباً دس سال پہلے وصال ہو چکا ہے۔
۲	تایا ابّاؒ، حقیق بھائی بہنوں میں سب سے بڑے تھے، جن کے یہ احوال ہیں۔
۳	محترمہ بہن حواء صاحبہ، بہ قیدِ حیات ہیں، البتہ بیوہ ہیں۔
۴	جناب عبد الرحمٰن صاحبؒ، متوفی یکم مارچ ۲۰۱۳ء، یہ عالم نہیں تھے، مشغلہ کھیتی تھا۔
۵	محترمہ رحیمہ صاحبہ، بہ قیدِ حیات ہیں، یہ بھی بیوہ ہیں۔
۶	جناب مولانا عبد المجید صاحبؒ، متوفی یکم جنوری ۲۰۱۵ء، یہ عالم اور کاشتکار تھے۔
۷	میرے والد صاحب حضرت مفتی محمد امین صاحب مدظلہ، ولادت: ۱۵ جنوری ۱۹۵۲ء، آپ ۱۹۸۲ء سے دار العلوم دیوبند میں تدریس کی خدمت اور ۱۴۲۸ھ سے فتاوی دار العلوم دیوبند کی ترتیب کی خدمت انجام دے رہے ہیں۔

۸	محترمہ عائشہ صاحبہ، بہ قید حیات ہیں۔
۹	محترمہ سارہ خاتون صاحبہ، بہ قید حیات ہیں، اور میری خوش دامن ہیں۔
۱۰	حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب مظاہری مدظلہ، ولادت: ۷ فروری ۱۹۶۰ء، استاذ تفسیر وحدیث دار العلوم اشرفیہ راندیر سورت وشیخ الحدیث دار العلوم صوفی باغ سورت، اور حضرت مولانا قمر الزماں صاحب الہ آبادی کے جلیل القدر خلیفہ ہیں۔

نکاح اور آل وعیال کا تذکرہ

جس سال تایا ابّاؒ نے دار العلوم اشرفیہ راندیر (سورت) میں تدریسی سفر کا آغاز فرمایا؛ اسی سال ۱۶/ ذی الحجہ ۱۳۸۴ھ = ۱۹/ اپریل ۱۹۶۵ء میں تایا ابّاؒ کا عقدِ مسنون اُن کے ماموں حافظ مولانا حبیب الرحمٰن صاحب شَیرؒ کی بڑی صاحب زادی سکینہ صاحبہؒ سے ہوا؛ جو ایک مثالی شریکِ حیات ہونے کے ساتھ ساتھ اپنی کثیر العیال فیملی کو سلیقہ مندانہ انداز اور ہنرمندی سے سنبھالنے والی، نہایت صابرہ شاکرہ، عابدہ زاہدہ، صوم و صلاۃ کی پابند، صفائی کا خوب خیال رکھنے والی اور عمدہ لذیذ ترین پکوان بنانے والی خاتون تھیں، آپ کلام اللہ کی حافظہ اور اپنے بیشتر بچوں اور بچیوں کی تحفیظ قرآن کی استاذ تھیں۔ —— اور تقریباً ۴۹ سال قمری تایا ابّاؒ کی شریکِ حیات رہ کر ۱۹/ جمادی الاخری ۱۴۳۲ھ = ۲۳/ مئی ۲۰۱۱ء بہ روز پیر بہ وقت صبح چار بج کر دس منٹ پر موصوفہ اللہ کی رحمت میں چلی گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون، اور دیوبند کے مشہور تاریخی 'قبرستان قاسمی' میں مدفون ہیں، اللہ تعالیٰ ان کی بال بال مغفرت فرمائے، اور ان کے درجات بلند فرمائے۔ آمین!

ان ہی نیک پارسا خاتون کے بطن سے تایا ابّاؒ کے گیارہ صاحب زادے اور تین صاحب زادیاں پیدا ہوئیں، ایک صاحب زادی بچپن میں اور دو بڑے جوان صاحب

زادے انتقال کر گئے اور تادمِ تحریر نو (۹) صاحب زادگان اور دو (۲) صاحب زادیاں بہ قیدِ حیات ہیں اور شادی شدہ ہیں؛ اللہ ان سب کو اپنے والد صاحب کا جانشین بنائیں، ان تمام کے اسماء اور مختصر احوال مندرجہ ذیل ہیں:

۱	مرحوم حافظ مفتی رشید احمد صاحب قاسمیؒ سابق استاذ جامعہ حسینیہ راندیر (سورت) ولادت: ۴؍ جمادی الثانیہ ۱۳۸۶ھ = ۲۰؍ ستمبر ۱۹۶۶ء، منگل/ شہادت: ۵؍ شوال ۱۴۱۵ھ = ۷؍ مارچ ۱۹۹۵ء، منگل/ آپ دیوبند کے 'قبرستان قاسمی' میں مدفون ہیں مرحوم کے دو بیٹے ہیں: (۱) حافظ مفتی مسیح اللہ قاسمی سلمہ (۲) حافظ سمیع اللہ سلمہ اور دونوں ممبئی کے مدرسوں میں مدرس ہیں اور اپنی والدہ (جن کی دوسری جگہ شادی ہو چکی ہے) کے ساتھ ممبئی میں ہی رہتے ہیں، بڑا بیٹا شادی شدہ ہے۔
۲	مرحوم حافظ سعید احمد صاحبؒ سابق استاذِ حفظ دار العلوم رام پورہ (سورت) ولادت: یکم ذی قعدہ ۱۳۸۷ھ = یکم؍ فروری ۱۹۶۸ء، جمعرات/ وفات: ۲۸؍ ربیع الاوّل ۱۴۴۱ھ = ۲۶؍ نومبر ۲۰۱۹ء، منگل/ اور راندیر میں مدفون ہیں/ آپ نے مع اہلیہ ایک مرتبہ حج کیا تھا/ مرحوم کے دو بیٹے، دو بیٹیاں اور ایک بیوہ ہیں، اور ان کی اولاد میں ایک بیٹے کے علاوہ سب بچے شادی شدہ ہیں۔
۳	جناب حافظ مولانا وحید احمد صاحب قاسمی زید مجدہ استاذِ حفظ نور الاسلام دَمن، واپی، گجرات/ ولادت: ۱۷؍ جمادی الاولیٰ ۱۳۸۹ھ = ۲؍ اگست ۱۹۶۹ء/ آپ موجودہ اولاد میں سب سے بڑے ہیں، اور آپ ہی نے تایا ابّاؒ کی نماز جنازہ پڑھائی تھی/ آپ نے مع اہلیہ ایک مرتبہ حج کیا ہے۔
۴	مرحومہ عائشہ/ ولادت: ۱۳؍ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۱ھ = ۷؍ جولائی ۱۹۷۱ء/ وفات: ۱۶؍ ربیع الاوّل ۱۳۹۳ھ = ۲۰؍ اپریل ۱۹۷۳ء، جمعہ/ اور راندیر میں مدفون ہیں۔

جناب حافظ مولانا حسن احمد صاحب قاسمی زید مجدہ/ ولادت: ۱۴؍محرم ۱۳۹۳ھ = ۱۸؍فروری ۱۹۷۳ء/آپ دیوبند میں موجود صاحب زادگان میں سب سے بڑے ہیں اور تایا اباؒ کی تمام کتب آپ ہی کے ہاتھ کی کمپوز کردہ ہیں/آپ نے مع اہلیہ ایک مرتبہ حج کیا ہے اور ایک مرتبہ عمرہ کیا ہے۔	۵
جناب حافظ مولانا حسین احمد صاحب قاسمی زید مجدہ سابق استاذ دارالعلوم راندیر، و مدرسہ اسلامیہ عربیہ جامع مسجد امروہہ اور دارالعلوم زکریا دیوبند/ ولادت: ۲؍جمادی الثانیہ ۱۳۹۴ھ = ۲۴؍جون ۱۹۷۴ء/ آپ ہی تحفۃ القاری اور تحفۃ الالمعی کے مرتب ہیں اور مسلم کی شرح ایضاح المسلم کی ترتیب دے رہے ہیں، اس کی جلد اوّل شائع ہوچکی ہے، اور ان کا **معہد الفقہ النّعمانی دیوبند** کے نام سے ایک ادارہ	۶
ہے؛ جس میں **تخصُّص فی الفقہ** کی تعلیم وتمرین ہوتی ہے/آپ نے چار حج اور تین عمرہ کیے ہیں، اور حضرت مولانا محمد قمر الزماں صاحب الہٰ آبادی مدظلہ کے مُجاز بیعت وارشاد ہیں/آپ ’جامع مسجد امروہہ‘ میں میرے رفیقِ تدریس تھے۔	
جناب حافظ مولانا محمد ابراہیم سعیدی صاحب قاسمی زید مجدہ صدر المدرسین وناظم تعلیمات نافع العلوم، کورانہ، ہاپوڑ، یوپی/ ولادت: شعبان ۱۳۹۶ھ = ۱۹۷۶ء، آپ نے مع اہلیہ ایک مرتبہ حج کیا ہے/آپ پورے مُلک میں ’لاک ڈاؤن‘ لاگو ہونے کی وجہ سے تادم تحریر دیوبند نہیں آپائے۔	۷
جناب حافظ قاسم احمد صاحب زید مجدہ مینجر مکتبہ حجاز دیوبند/ ولادت: ۱۳۹۸ھ = ۱۵؍مارچ ۱۹۷۸ء/ تایا اباؒ کی اکثر تصانیف اسی مکتبہ حجاز سے شائع ہوتی ہیں/ موصوف تاجر کتب ہیں اور دیوبند میں قاضی مسجد کے پاس ان کا ایک کتب خانہ ’مکتبہ عاصم دیوبند‘ بھی ہے جو اُن کے بیٹے حافظ عاصم سلمہ کے نام پر ہے/آپ نے مع اہلیہ ایک مرتبہ حج کیا ہے۔	۸

۹	حافظہ عائشہ سلمہا / ولادت: ۱۳۹۹ھ = جنوری ۱۹۷۹ء / موصوفہ ضروری دینی تعلیم سے آراستہ ہیں اور حافظہ ہیں / اور ان کا عقد نکاح رفیقِ درس جناب مولانا مفتی اسامہ پالن پوری زید مجدہ مدرس جامعہ تعلیم الدین ڈابھیل سے ہوا ہے / اور آپ فقہی ضوابط، مسائل المیز ان، فقہی اصول اور تحفۃ الفقہ کے مصنف ہیں۔ موصوفہ نے اپنے شوہر کے ہمراہ ایک مرتبہ حج کیا ہے۔
۱۰	جناب حافظ مفتی محمد سعید صاحب قاسمی زید مجدہ استاذ حدیث جامعۃ الامام انور شاہ کشمیریؒ دیوبند و سابق مدرس مدرسہ بحر العلوم کشن پور، مظفر نگر، یوپی / ولادت: ۱۴۰۱ھ = فروری ۱۹۸۱ء / آپ تایا اباؒ کے پُر تأ ثیر بیانات کے حسین مجموعہ معروف بہ 'علمی خطبات اوّل و دوم' کے مرتب ہیں / آپ نے مع اہلیہ ایک مرتبہ حج کیا ہے اور ایک بار عمرہ کیا ہے۔
۱۱	جناب حافظ مولانا احمد سعید صاحب قاسمی زید مجدہ استاذ حدیث جامعۃ الشیخ حسین احمد مدنی دیوبند، یوپی / ولادت: ۴ر صفر ۱۴۰۳ھ = ۲۱ر نومبر ۱۹۸۲ء، اتوار / تایا اباؒ کے کھانے پینے وغیرہ کے جملہ امور رسمًا آپ کے گھرانے سے انجام پاتے تھے، جب کہ دیگر فرزندان اور ان کے اہل خانہ بھی خدمت کے لیے قطعاً پیچھے نہیں تھے، اور آپ نے مع اہلیہ ایک مرتبہ حج کیا ہے اور ایک عمرہ کیا ہے۔
۱۲	حافظہ فاطمہ سلمہا / تاریخ ولادت محفوظ نہیں / موصوفہ بھی ضروری دینی تعلیم سے آراستہ ہیں اور حافظہ ہیں / اور ان کا عقد نکاح جناب حافظ بلال پالن پوری سلمہ (جو جناب محمد حنیفؒ کھروڈیہ بانی و مہتمم جامعہ نور العلوم گٹھامن، پالن پور کے فرزند ہیں) سے ہوا ہے / جب تایا اباؒ بہ غرض علاج ممبئی تشریف لے گئے تھے تو ۱۹ر مارچ ۲۰۲۰ء - تا - ۱۹ر مئی ۲۰۲۰ء مستقل دو مہینے اسی سعادت مند صاحب زادی کے یہاں قیام فرمایا تھا، اور موصوفہ نے اور ان کے اہل خانہ نے تایا اباؒ کی خوب خدمت کی تھی، اللہ ان سب کو اپنے شایان شان اجر عطا فرمائے۔ آمین

۱۳	جناب حافظ قاری عبد اللہ صاحب سلمہ/ تاریخ ولادت محفوظ نہیں/ موصوف دیوبند ہی میں تجارت سے وابستہ ہیں/ جب تایا ابّاؒ علالت کی وجہ سے ممبئی تشریف لے گئے تو آپ ہی کو دیوبند سے وفات تک آخری ایام زندگی کی خدمت کی سعادت حاصل رہی اور تایا ابّاؒ کی تکفین و تدفین میں بھی شریک رہے۔آپ نے ایک مرتبہ عمرہ کیا ہے۔
۱۴	جناب حافظ عبید اللہ صاحب سلمہ/ ولادت: ۹/صفر ۱۴۰۹ھ = ۲۲/ستمبر ۱۹۸۸ء، موصوف اپنے برادر کبیر حافظ قاسم احمد زید مجدہ کے ہمراہ تجارت میں مشغول ہیں آپ کے علاوہ تایا ابّاؒ کے تمام صاحب زادے اور صاحب زادیاں صاحبِ اولاد ہیں؛ راقم عاصی کی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو بھی اولاد نصیب فرمائے۔آمین

امراض اور علاج معالجہ

تایا ابّاؒ کی اکثر زندگی خیریت اور عافیت سے گزری، آپ برابر صحت مند رہتے تھے حتی کہ آپ کی صحت وتندرستی قابلِ رشک تھی، اور ہمہ وقت کتب بینی، تدریس وتالیف اورتقریر وتحریر میں منہمک رہتے تھے اور تھکنے کا شائبہ تک نہیں ہوتا تھا، البتہ زندگی کے آخری ایام میں شوگر، بلڈ پریشر اور امراضِ قلب میں مبتلا ہوگئے تھے، وفات تک ان تکلیفوں کا عارضہ رہا، اور برابر اُن امراض کا علاج معالجہ فرماتے رہے۔

۲۷/اکتوبر ۲۰۱۳ء میں شدید اٹیک آیا اور بے ہوشی لاحق ہوگئی تو 'نانا وتی ہاسپٹل ممبئی' کے ڈاکٹروں نے کامیاب آپریشن کیا، اور ۲۵ روز بعد ۲۰/نومبر ۲۰۱۳ء کو شفایاب ہوکر دیوبند آگئے، مگر تین دن بعد ہی ملیریا کا شدید بخار شروع ہوگیا کہ گردے بھی متأثر ہوگئے، تو آپ دوبارہ علاج کے لیے ممبئی تشریف لے گئے اور وہاں 'ملت ہاسپٹل' میں داخل کیا گیا، بحمد اللہ دوستوں کی دعاؤں سے ایک ہفتے میں شفایاب ہوگئے، مگر احباب کے ہمدردانہ اصرار پر آرام کے لیے تقریباً ایک ماہ ممبئی میں ہی قیام فرما کر ۲۴/دسمبر

۲۰۱۳ء کو دیوبند تشریف لے آئے، اور ایک ہفتے بعد جنوری ۲۰۱۴ء سے درس وتدریس کا سلسلہ شروع فرمادیا اور ساتھ میں تحفۃ القاری کی تصنیف کا سلسلہ بھی چلتا رہا۔

انعامی جلسہ میں آخری تقریر اور بخاری شریف کا آخری درس

تایا ابّاؒ دار العلوم دیوبند کے انعامی جلسہ منعقدہ ۱۶/رجب ۱۴۴۱ھ = ۱۲/مارچ ۲۰۲۰ء میں تقریر فرمارہے تھے کہ اچانک آپ کی زبان نے ساتھ دینا چھوڑ دیا اور تلفُّظ کی ادائیگی بند ہوگئی، کچھ وقفے بعد زبان چلی تو پھر تقریر شروع فرمائی مگر تھوڑی دیر بعد پھر زبان بند ہوگئی اور دوبارہ زبان کھلی تو بیان فرماتے رہے اور بہ مشکل تمام آپ نے یہ تقریر مکمل فرمائی، اور طلبہ واساتذہ غرقِ حیرت تھے کہ اچانک آپ کو کیا ہوگیا؟!!

ٹیسٹ کے بعد دیوبند کے ڈاکٹروں سے علاج شروع کیا تو قدرے افاقہ ہوا، تایا ابّاؒ کو آرام کی شدید ضرورت تھی مگر رواں سال ۱۴۴۱ھ کا تعلیمی دورانیہ ختم ہونے کو تھا، اس لیے اسی نازک حالات میں بخاری کا درس جاری رکھا، اور ۲۲-۲۳/رجب ۱۴۴۱ھ = ۱۸-۱۹مارچ ۲۰۲۰ء بدھ اور جمعرات کی درمیانی شب میں عشاء کے بعد پورے سو منٹ آخری درس دیا، حسبِ توفیق ایک دومرتبہ کلام کیا مگر اس کے بعد کلام پر قادر نہ ہو سکے اور ہزار کوششوں کے باوجود اُن کی زبان بندی ختم نہ ہوئی حتیٰ کہ دُعا بھی نہ کرا سکے اور طلبہ سے صرف اتنا فرمایا: ''بھائیو! معاف کرنا'' پھر گھر تشریف لے آئے۔

ممبئی کا آخری سفر اور وفات حسرت آیات

بہ غرض علاج تایا ابّاؒ ۲۳/رجب ۱۴۴۱ھ = ۱۹/مارچ ۲۰۲۰ء بہ روز جمعرات دیوبند سے دہرادون ائیرپورٹ کے لیے روانہ ہوئے، آپ کے فرزند جناب حافظ عبداللہ، جناب عمار بھائی اور جناب عبداللہ بن مرحوم محمد حنیف آپ کے رفیقِ سفر تھے، اور اسی روز شام کو یہ سب ممبئی پہنچ گئے۔ —— اگلے روز بہ روز جمعہ حضرت کو مُلت ہوسپٹل، جوگیشوری میں علاج کے لیے ایڈمٹ کیا گیا، ٹھیک تین دن بعد بہ روز پیر شفایاب ہوکر

اپنی چھوٹی صاحب زادی فاطمہ سلمہا کے گھر تشریف لے آئے، کچھ روز تک علاج معالجہ ہوتا رہا اور اختتام مارچ تک آپ مکمل صحت یاب ہوگئے، تو اصرار فرمانا شروع کردیا: ''مجھے دیوبند لے چلو، میں بالکل ٹھیک ہوگیا ہوں''، مگر افسوس صد افسوس کورونا وائرس کی وجہ سے آل انڈیا لاک ڈاؤن تھا، اور آمد ورفت کا سلسلہ ہر فرد بشر کے لیے بالکل بند اور قابلِ گرفت تھا، اس لیے لاکھ کوششوں اور چاہتوں کے باوجود دیوبند آنے کی کوئی سبیل نہ نکل پائی، اور آپ کو ممبئی ہی میں قیام کرنا پڑا۔

پورا شعبان المعظم اور تقریباً رمضان المبارک کا پہلا عشرہ خیر یت و عافیت سے گزرا، یہاں تک کہ بعد نمازِ تراویح ۱۲ ررمضان (۱۴۴۱ھ) تک آپ نے آن لائن تفسیر قرآن کا بھی اہتمام فرمایا، عام طور پر گھنٹہ ڈیڑ گھنٹہ بیان فرماتے تھے؛ جس سے خلقِ خدا نے خاصہ فائدہ اٹھایا، ۱۳ ررمضان کو سخت بخار ہوا اور اٹیک آیا، ۱۴ اور ۱۵ ررمضان کو بعد تراویح نصف گھنٹہ بیان فرمایا، ۱۶ ررمضان کو سحری سے قبل طبیعت بہت زیادہ ناساز ہوئی تو ۱۷ ررمضان بہ روز پیر ممبئی کے ملاڈ علاقہ میں واقع 'سنجیونی ہاسپٹل' میں آپ کو ایڈمٹ کیا گیا اور 'آئی سی یو' میں رکھا گیا، چند دنوں کے بعد افاقے کی کیفیت محسوس ہوئی تو ۲۳ رمضان کو بعد مغرب 'آئی سی یو' سے باہر آگئے، اور ۲۳ رمضان المبارک کی شب میں وہاں موجود احباب سے باتیں کرتے رہے اور بعض احباب سے فون پر بھی گفتگو فرمائی، مگر فجر کے بعد دن میں ایسے سوئے کہ مرتے دَم تک آنکھ کھول کر بھی نہ دیکھا، اور مستقل بے ہوشی کا عالم طاری رہا تو ۲۴ رمضان المبارک کو پھر 'آئی سی یو' میں رکھا گیا، بالآخر ۲۵ ررمضان المبارک ۱۴۴۱ھ = ۱۹ ر مئی ۲۰۲۰ء بہ روز منگل صبح ساڑھے چھ اور پونے سات کے درمیان علوم وفنون کا یہ روشن آفتاب ہمیشہ ہمیشہ کے لیے سرزمین ممبئی میں غروب ہوگیا، اناللہ وانا الیہ راجعون۔ شعر:

نہیں ہے پیرِ مَے خانہ، مگر فیضان باقی ہے
ابھی تک مَے کدہ سے، بوئے عرفانی نہیں جاتی

اللہ تعالیٰ تایا ابّاؒ کی بال بال مغفرت فرمائے، اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اوران کی تربت پر اپنی رحمتوں کی بارشیں برسائے۔آمین

تکفین وتدفین، نماز جنازہ اور آخری آرام گاہ

جناب مولانا حارث صاحب پالن پوری زیدمجدہ اور جناب مولانا ہاشم صاحب پالن پوری زیدمجدہ نے غسل اور کفن دیا، اور آپ کے صاحب زادے جناب مولانا حافظ وحیداحمد زیدمجدہ نے نماز جنازہ پڑھائی، لاک ڈاؤن کی پابندیوں اورآمدورفت کی سختیوں کے باوجود کافی لوگوں نے نماز جنازہ میں شرکت کی، اس کے بعدآپ کے جنازہ کو بہ ذریعہ ایمبولینس 'اوشیورہ مسلم قبرستان' جوگیشوری (ویسٹ) کے گیٹ تک لے جایا گیا، اور گیٹ سے جنازہ کو کاندھوں پر اٹھا کر قبر تک پہنچایا گیا، اور مسنون طریقے کے مطابق تدفین عمل میں آئی، اورغروب آفتاب سے تقریباًایک گھنٹہ قبل دفن اورمٹی ڈالنے سے فراغت ہوئی۔

نوٹ: یہ 'اوشیورہ مسلم قبرستان' حضرت مولانا بدرالدین اجمل صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے ادارہ مرکز المعارف سے متصل ہے۔ شعر:

میں آج مر کے بھی بزمِ وفا میں زندہ ہوں
تلاش کر میری محفل، مرا مزار نہ پوچھ

۞۞۞

مصطفیٰ امین پالن پوری ثم دیوبندی عفااللہ عنہ وعن والدیہ
معاون مرتب فتاویٰ دارالعلوم دیوبند
۱۸/ذی قعدہ ۱۴۴۱ھ=۱۰/جولائی ۲۰۲۰ء
وقت ۲ بجے/شبِ جمعہ/ مقام دیوبند
+91 98370 94598

प्रतिभा देवीसिंह पाटील

सईद अहमद

को

میں بھارت کی راشٹرپتی

پرتبھا دیوی سنگھ پاٹل

سعید احمد
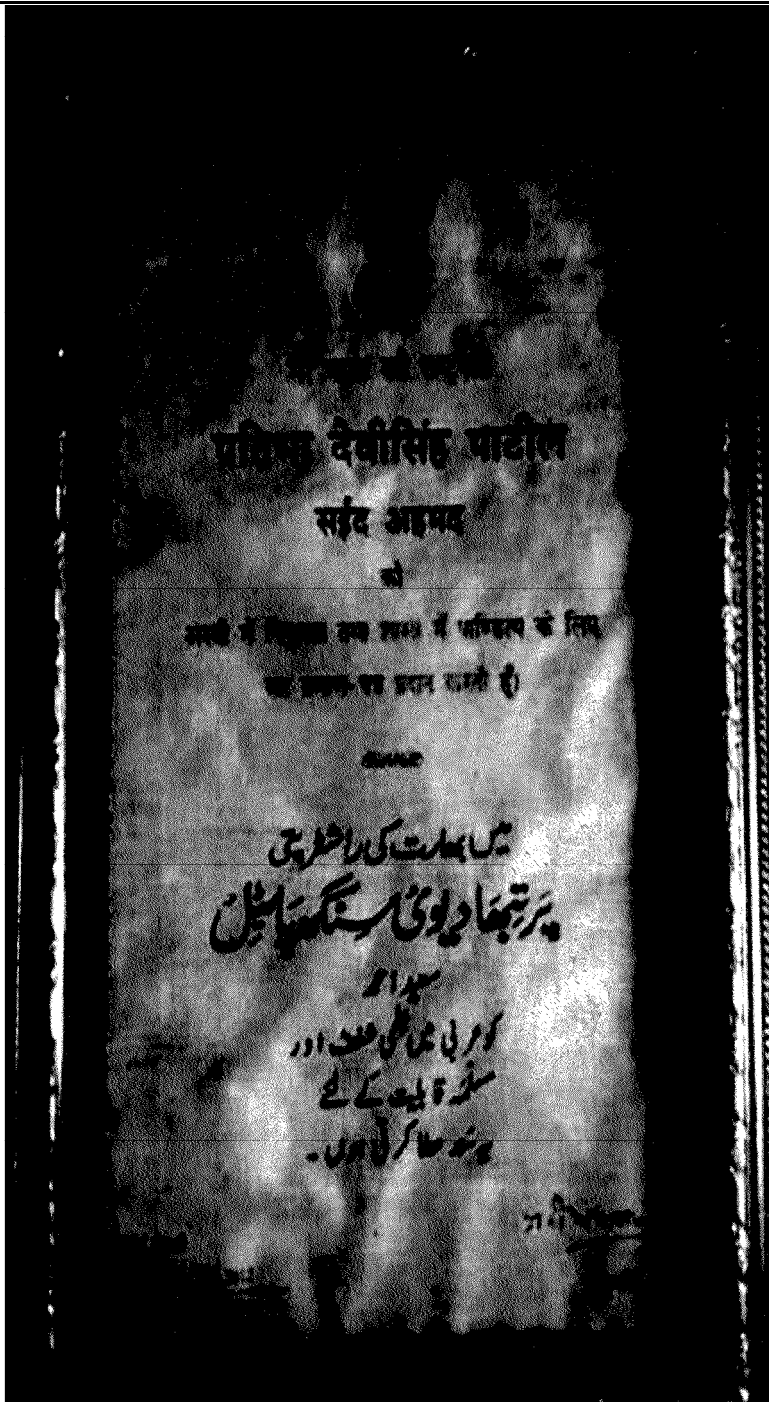
ضروری ہدایات

السلام علیکم ورحمۃ اللہ......امید کہ مزاج گرامی قرین عافیت ہوگا......محترمی ومکرمی!

ہمیں خوشی اورامید ہے کہ آپ اپنی تمام مطلوبہ کتابوں کے لیے اپنے محبوب مکتبہ: ''دار العرفان دیوبند'' کو خدمت کا موقع ضرور عنایت فرمائیں گے۔خِدْمَتُکُمْ شَرَفٌ لَنَا.

واضح رہے کہ آپ کے آرڈر کی کتابوں کی تمام واجبی رقم پیشگی اکاؤنٹ میں جمع ہوجانے کے بعد ہی آپ کا محبوب مکتبہ: ''دارالعرفان دیوبند'' اپنے اصول وضوابط کے پیش نظر فرمائشی کتابیں روانہ کرتا ہے؛ آپ کے تعاون سے ہم زیادہ بہتر طریقے سے آپ کی خدمت انجام دے سکیں گے۔فَجَزَاکُمُ اللّٰہُ خَیْرَ الْجَزَآءِ فِی الدَّارَیْنِ.

کتابوں کی قیمتیں گاہ بہ گاہ تبدیل ہوتی رہتی ہیں؛ اس لیے آرڈر روانہ کرتے وقت بازار میں کتابوں کی جو قیمتیں رائج ہوں گی وہی قیمت وصول کی جائے گی۔نیز بھول چوک لینی دینی۔

ہماری فہرست میں اگر آپ کی ضرورت کی کتابوں کا نام نہ بھی ہو تب بھی برائے کرم آپ ہم سے ان کتابوں کے بارے میں ضرور رابطہ فرمائیں؛ ان شاء اللہ ہم آپ کی مطلوبہ کتابیں فراہم کرنے کی سعی کامل کریں گے۔

ہمیشہ مصارف ڈاک یا ٹرانسپورٹ یا کوریئر وغیرہ خریدار کو ادا کرنے ہوتے ہیں۔

ہم سے کوئی شکایت ہو تو خدارا اسے دور فرمالیں؛ ہم آپ کو تکلیف دے کر خوش نہیں ہوں گے، اور آپ بھی ہمیں تکلیف نہ دیں۔اللہ ہم سب کو معاف فرمائیں۔آمین